



سوال

(24) نماز عید کے بعد ”تقبل اللہ منا ومنک“ کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو ”تقبل اللہ منا ومنک“ کہنا ثابت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں دو مرفوع روایتیں مروی ہیں:

۱: سیدنا واہد بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت (الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۲۲۷، دوسرا نسخہ ۵۲۳/۷ وقال: ”هذا منکر.....“ المجروحین لابن حبان ۳۰۱/۲، دوسرا نسخہ ۳۱۹/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۱۹، العلل المتناہیہ لابن الجوزی ۱/۴۶۱ ح ۸۱۱ وقال: ”هذا حدیث لا یصح.....“ التدریج فی اخبار قزوین ۱/۳۳۲، ابوبکر الازدی الموصلی فی حدیثہ ق ۲/۳۰۲ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعہ للالبانی ۱۲/۳۸۵-۳۸۶ ح ۵۶۶۶)

یہ روایت محمد بن ابراہیم بن العلاء الشامی کی وجہ سے موضوع ہے۔ محمد بن ابراہیم: مذکور کے بارے میں امام دارقطنی نے فرمایا: کذاب (سوالات البرقانی للدارقطنی: ۲۲۳)

حافظ ابن حبان نے کہا: وہ شامیوں پر حدیث گھنٹا تھا۔ (المجروحین ۳۰۱/۲، دوسرا نسخہ ۳۱۹/۲)

صاحب مستدرک حافظ حاکم نے کہا: اس نے ولید بن مسلم اور سوید بن عبدالعزیز سے موضوع حدیثیں بیان کیں۔ (المدخل الی الصحیح ص ۲۰۸ ت ۱۹۱)

۲: سیدنا عباد بن الصامت رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت (السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۱۹، امالی ابن شمعون: ۲۷۷، المجروحین لابن حبان ۱۳۹/۲، دوسرا نسخہ ۱۳۳/۲، العلل المتناہیہ ۲/۵۷۸-۵۷۹ ح ۹۰۰ وقال: ”هذا حدیث لیس بـصحیح“ تاریخ دمشق لابن عساکر ۳۶/۶۹)

اس کے راوی عبد الخالق بن زید بن واقد کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا:

”منکر الحدیث“ (کتاب الضعفاء للبخاری تحقیقی: ۲۳۳)



امام بخاری نے فرمایا: میں جسے منکر الحدیث کہوں تو اس سے روایت بیان کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ (التاریخ الاوسط ۲/۱۰۷، دوسرا نسخہ: ہامش التاريخ الاوسط ۳/۵۸۲)

علوم ہا کہ یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ مکحول اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطہ نہ ہونے کی وجہ سے منقطع بھی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس روایت کو سند کے لحاظ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۲/۳۳۶ تحت ح ۹۵۲)

ان مردود روایات کے بعد اب بعض آہنار کی تحقیق درج ذیل ہے:

(۱) طاوی نے کہا: ”حدیثا یحییٰ بن عثمان قال: حدیثا نعیم قال: حدیثا محمد ابن حرب عن محمد بن زیاد الالبانی قال: کننا قاتی اب امامتہ وواثلہ بن الاسقع فی الفطر والاضحیٰ ونقل لہما: تقبل اللہ منا و منکم فیتولان: و منکم و منکم“ محمد بن زیاد الالبانی (البوسفیان المحمسی: ثقہ) سے روایت ہے کہ ہم عید الفطری اور عید الاضحیٰ میں ابوامامہ اور وائلہ بن اسقع (رضی اللہ عنہما) کے پاس جاتے تو کہتے: ”تقبل اللہ منا و منکم“ اللہ ہمارے اور تمہارے (اعمال) قبول فرمائے، پھر وہ دونوں جواب دیتے: اور تمہارے بھی، اور تمہارے بھی۔ (مختصر اختلاف الفقہاء للطحاوی / اختصار الجصاص ۳۸۵/۲ وسندہ حسن) اس سند میں یحییٰ بن عثمان بن صالح اور نعیم بن حماد دونوں جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث تھے اور باقی سند صحیح ہے۔

اس روایت کو بھی ابن الترمذی نے بغیر کسی حوالے کے نقل کر کے ”حدیث جید“ کہا اور احمد بن حنبل سے اس کی سند کا جید ہونا نقل کیا۔ دیکھئے الجوہر المتقی (۳۱۹/۳-۳۲۰)

(۲) قاضی حسین بن اسماعیل الحاملی نے کہا: ”حدیثا الحسن بن یحییٰ قال: حدیثا بشر بن اسماعیل الحلبي عن اسماعیل بن عیاش عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جیمیر بن نفیر عن ابیہ قال: کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقوا یوم العید یقول بعضهم للبعض: تقبل اللہ منا و منکم“

جیمیر بن نفیر (رحمہ اللہ) ابیہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عید کے دن ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو تقبل اللہ منا و منکم کہتے تھے۔ (الجزء الثانی من کتاب صلوة العید من مخطوط مصور ص ۲۲ ب وسندہ حسن)

اس روایت کی سند حسن ہے اور حافظ ابن حجر نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔

دیکھئے فتح الباری (۲/۳۳۶ تحت ح ۹۵۲)

۳: صفوان بن عمرو السکسی (ثقہ) سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن بسر المازنی (رضی اللہ عنہ) خالد بن معدان (رحمہ اللہ) راشد بن سعد (رحمہ اللہ) عبد الرحمن بن جیمیر بن نفیر (رحمہ اللہ) اور عبد الرحمن بن عائد (رحمہ اللہ) وغیر ہم شیوخ کو دیکھا وہ عید میں ایک دوسرے کو تقبل اللہ منا و منکم کہتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۲۶/۱۰۶، ترجمہ: صفوان بن عمرو، وسندہ حسن)

۴: علی بن ثابت الجزیری رحمہ اللہ (صدوق حسن الحدیث) نے کہا: میں نے (امام) مالک بن انس (رحمہ اللہ) سے عید کے دن لوگوں کے ”تقبل اللہ منا و منکم“ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے ہاں (مہینے میں) اسی پر عمل جاری ہے، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ (کتاب الثقات لابن حبان ج ۹ ص ۹۰ وسندہ حسن)

۵: امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے عید کے دن یونس بن عبیدلے تو کہا: ”تقبل اللہ منا و منکم“ (کتاب الدعاء للطبرانی ج ۲ ص ۲۳۲ ح ۹۲۹ وسندہ حسن)

اس روایت کے راوی حسن بن علی العمری ان روایات میں صدوق حسن الحدیث تھے، جن میں ان پر انکار نہیں کیا گیا تھا اور اس روایت میں بھی ان پر انکار ثابت نہیں ہے۔ نیز دیکھئے لسان المیزان بحاشیہ (ج ۲ ص ۳۱۲-۳۱۵)

۶: طاوی نے اپنے استاذوں اور معاصرین بکار بن قتیبہ، امام مزنی، یونس بن عبد الاعلیٰ اور ابو جعفر بن ابی عمران کے بارے میں کہا کہ جب انہیں عید کی مبارکباد دی جاتی تو وہ اسی



طرح جواب دیتے تھے۔ (مختصر اختلاف العلماء ج ۲ ص ۳۸۵)

ان آمار سے معلوم ہوا کہ عید کے دن ایک دوسرے کو ”تقبل اللہ منا ومنک“ کہنا (اور مبارکباد دینا) جائز ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 131

محدث فتویٰ